

امام جمال الدین زبیلیؒ

عبدالرشید عراقی

امام جمال الدین زبیلی ائمہ فحول میں تھے۔ علمائے اسلام نے ان کے حفظ و ضبط، عدالت و ثقاہت اور اتقان کا اعتراف کیا ہے۔ حافظ جلال الدین عبدالرحمن سیوطیؒ نے ان کو مصر کے حفاظ حدیث اور نقادان فن میں شمار کیا ہے اور ان کو ”أَحَدُ الْحَفَاطِ الْحَدِيثِ“ کا لقب عطا کیا ہے {۱}۔

امام زبیلی حدیث میں بہت باکمال تھے۔ اس فن کی طلب و تحصیل اور کتب حدیث کی جمع و تالیف سے اس فن میں ان کے علمی تجربہ و وسعت نظر، حدیث اور تمام علوم حدیث سے ان کی مکمل واقفیت اور ان میں کامل دسترس کا اندازہ ہوتا ہے {۲}۔

امام جمال الدین زبیلی کی حدیثوں کے متون و مطالب اور ان کے طرق و اسناد پر بھی وسیع نظر تھی۔ فن جرح اور تعدیل میں ان کو ید طولیٰ حاصل تھا۔ مولانا عبدالحی لکھنوی لکھتے ہیں کہ

”امام زبیلی کی تخریج سے فن حدیث اور اس کی جزئیات و فروع میں ان کی وسعت علم و نظر اور اسماء الرجال میں تجربہ کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔“ {۳}

فقہ میں بھی امام زبیلی کو بہت بصیرت حاصل تھی۔ ارباب سیر اور اہل تذکرہ نے ان کا فقہ میں صاحب کمال ہونے کا اعتراف کیا ہے۔ تخریج میں ان کو بہت ہی کمال حاصل تھا اور تخریج سے ان کے فقہی کمال اور علمی جلالت کا اندازہ ہوتا ہے۔ مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں کہ

”ابن ہمام نے ہدایہ کی شرح فتح القدیر میں حنفی مذہب کے جو دلائل تحریر کئے ہیں وہ زیادہ تر زبیلی کی تخریج سے ماخوذ ہیں۔“ {۴}

امام زبیلی حدیث و فقہ میں زیادہ ممتاز تھے اور دونوں علوم میں ان کے علمی تجربہ، مہارت اور ژرف نگاہی کی وجہ سے علمائے اسلام نے ان کو ”الامام الفاضل

المحدث“ اور ”الفقیہ الامام“ کے القاب دیئے ہیں۔ {۵۱}

امام جمال الدین زہلی فقہی مذہب میں حنفی تھے اور ان کا شمار ائمہ احناف کے اجلہ علماء میں ہوتا ہے۔ ان کو اپنے فقہی مسلک میں غلو نہ تھا بلکہ انکی طبیعت میں انصاف پسندی تھی۔ ان کی سیرت و اخلاق کی بلندی کا اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ احادیث کی شرح و توجیہ اور ان کے مباحث و مسائل کی تحقیق میں فقہی عصیت کو راہ نہ دیتے تھے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ

”امام زہلی نہایت حق گو و انصاف پسند تھے۔ ہر باب میں اپنے مذہب کے مخالفین کے دلائل بھی نہایت فراخ دلی سے بیان کرتے ہیں۔ اور ان کو جو کچھ معلوم ہوتا تھا اس کو علم و دہد کے بغیر نقل کرتے تھے۔“ {۶۱}

امام زہلی بڑے ستودہ صفات اور پاک طینت تھے۔ طبیعت میں نرمی، شرافت اور مروت تھی۔ اپنی اس شرافت، حسن اخلاق، میانہ روی اور عدل پسندی کی وجہ سے ہر طبقہ و مسلک کے لوگوں میں مقبول تھے۔ علمی کمالات کے ساتھ ساتھ عبادت و ریاضت اور تقویٰ و طہارت میں بھی ممتاز تھے۔ ان کا دل رذائل سے پاک تھا۔ {۷۱}

امام جمال الدین زہلی کا سن ولادت معلوم نہیں ہو سکا لیکن ان کا انتقال ۱۱ محرم الحرام ۷۶۲ھ کو قاہرہ (مصر) میں ہوا۔ {۸۱}

تصنیفات

امام زہلی کو علم و فن سے بڑا اشتغال تھا۔ ان کا زیادہ وقت مطالعہ کتب اور تصنیف و تالیف میں بسر ہوتا تھا۔ احادیث کی تخریج میں ان کو ملکہ حاصل تھا۔ آپ کی تین کتابوں کا مختصر تعارف درج ذیل ہے :

۱۔ مختصر معانی الآثار : یہ امام طحاوی کی مشہور کتاب ”معانی الآثار“ کا مختصر ہے۔

۲۔ تخریج احادیث الکشاف : اس میں علامہ زہلی کی مشہور تفسیر کشاف کی حدیثوں اور آثار کی تخریج کی گئی ہے۔ مگر حافظ ابن حجر نے لکھا ہے کہ جن حدیثوں کو زہلی نے اشارہ بنا کر کیا تھا ان کی تخریج نہیں کی اور موقوف آثار و روایات سے بھی

حافظ ابن حجر نے تخریج احادیث الکشاف کی ایک جلد میں تلخیص کی اور ایک جلد میں اس کا استدراک لکھا۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ دونوں کتابیں چھپی ہیں یا نہیں، لیکن ان کے قلمی نسخے کتب خانہ خدلوہ مصر میں موجود ہیں۔ {۱۰}

۲۔ نصب الرایہ فی تخریج الہدایہ : یہ امام جمال الدین زیلیعی کی مشہور و معروف کتاب ہے۔ اس میں انہوں نے فقہ حنفی کی مشہور کتاب ”الہدایہ“ کی حدیثوں کی تخریج کی ہے۔ ہدایہ کی اس سے عمدہ اور بہتر کوئی تخریج نہیں لکھی گئی۔

مولانا ضیاء الدین اصلاحی لکھتے ہیں :

امام زیلیعی نے یہ تخریج لکھ کر جس طرح حنفی مذہب کی عظیم اشان خدمت انجام دی ہے اسی طرح دوسرے فقہی مذاہب کی بھی غیر معمولی خدمت انجام دی ہے کیونکہ بلکہ دوسرے ائمہ کے مذاہب اور ان کے دلائل، تخریجات و تفریعات بھی تفصیل و وضاحت کے ساتھ بیان کئے ہیں۔ اس اعتبار سے یہ محض حنفی مذہب و مسلک ہی کا عمدہ اور بیش قیمت ذخیرہ نہیں ہے بلکہ اس کی حیثیت دائرۃ المعارف اور انسائیکلو پیڈیا کی ہے، جس میں تمام ائمہ مجتہدین و فقہائے اصناف کے مسائل و دلائل کی مکمل تفصیل موجود ہے۔

مصنف نے جہاں اس میں حنفی ائمہ کے اہم کتب سے معلومات و مسائل نقل کئے ہیں وہیں شوافع میں بیہقی، نووی اور ابن دقیق العید، مالکیہ میں ابن عبد البر اور حنابلہ میں ابن جوزی اور ابن عبد البر و غیرہ اساطین مذہب کی کتابوں کے مباحث و مندرجات کا بھی منتخب حصہ شامل کر دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ علمائے احناف کی طرح دوسرے مذاہب کے لوگ بھی اس سے نقل و استفادہ کرتے رہے ہیں۔ {۱۱}

حافظ ابن حجر نے ”الہدایہ فی تلخیص نصب الرایہ“ کے نام سے اس کا مختصر لکھا تھا جو مطبوع ہے اور ہندوستان میں بھی دوبارہ چھپ چکا ہے۔

”نصب الرایہ فی تخریج الہدایہ“ ہندوستان میں پہلی بار ۱۳۰۱ھ میں مطبع علوی لاہور سے شائع ہوا تھا۔ اس کا دوسرا ایڈیشن ۱۳۵۷ھ (۱۹۳۵ء) میں مجلس علماء ڈابھیل نے بڑے اہتمام کے ساتھ شائع کیا اور شروع میں ایک بہت عمدہ اور محققانہ مقدمہ اور مفید

حواشی بھی اس ایڈیشن میں شامل کئے گئے ہیں۔

حواشی

- {۱} حسن الحاضرہ، ج ۱، ص ۱۵۱
 {۲} مقدمہ تحفۃ الاحوذی، ص ۱۳۸
 {۳} الفوائد البیہ، ص ۹۵
 {۴} مقدمہ نصب الراية، ص ۸
 {۵} ذیل تذکرۃ الحفاظ، ص ۱۲۸۔ الدرر الکامنہ، ج ۲، ص ۳۱۰۔ البدر الطالع، ج ۱، ص ۳۱۰
 {۶} الدرر الکامنہ، ج ۲، ص ۳۱۰
 {۷} الدرر الکامنہ، ج ۲، ص ۳۱۰
 {۸} الدرر الکامنہ، ج ۲، ص ۳۱۰
 {۹} کشف الظنون، ج ۲، ص ۳۱۳
 {۱۰} تذکرۃ المحدثین، ج ۲، ص ۴۷۱
 {۱۱} تذکرۃ الحفاظ، ج ۲، ص ۳۱۰

© rasailojaraid.com

صدرِ مؤسس مرکزی انجمن خدام القرآن اور مہیرِ عظیم اسلامی

ڈاکٹر اسرار احمد

کے علمی و فکری اور دعوتی و تحریکی کا دُشورے کا پُچھوڑ

۲۸۰ صفحات پر مشتمل ایک آج کل کے علمی و ادبی ورثے میں نئی خطوط کی نشاندہی بھی موجود ہے

دعوت

ربوع الی القرآن

کا منظر و پس منظر

■ سفید کاغذ ■ عمدہ کتابت ■ دیدہ زیب طباعت ■ قیمت مجلد ۸۰ روپے ■ غیر مجلد ۶۰ روپے

© rasailojaraid.com